# Submission of E-contents

1. Name: DR. MD. ZEYAUR RAHMAN,
2. Designation: Associate Professor,
3. Department/College: URDU/ S. Sinha College, Aurangabad
4. Subject: URDU
5. Course Type : (UG/PG/UG Vocational Courses/PG Vocational Courses/Medical/Para-Medical/LAw/Technical/ Educational/ Diploma) write anyone : UG
6. Course (B.A/B.Sc/B.Com/M.A./M.Sc/M.Com) write anyone :
   B.A (Hons) Part-III, Paper-5th, Group-A
7. Title/Heading of e-content : "SEHRUL BEYAN KA - ASLOOB"
8. Image to be displayed with e-content (1125x750 in jpg or png only): drive link
9. PDF of e-content (in . pdf and < 10Mb ) : drive link
10. URL from YouTube Video of e-content:
11. Whatsapp Number * 9431632576

NOTE: In Sr.No.9 &10, One must be filled.

Fill and send to munodalgaya@gmail.com

06-8-2020

# سحر البیان کا اسلوب

B.A. (Hons) Part III Paper 5th
(Group A)

میر حسن کی مثنوی اپنی مقبولیت، فضا آفرینی، کردار نگاری اور گہرے سماجی شعور کے ساتھ ساتھ اپنی زبان اور اسلوب کی وجہ سے اردو شاعری میں ایک اہم مقام رکھتی ہے۔ زبان نہایت سلیس اور آج کی معلوم ہوتی ہے۔ میر حسن کی زبان کی سادگی اور روز مرہ کو دیکھ کر ایسا لگتا ہے کہ جیسے اپنے سر پرستی آگے والوں کی باتیں سنائی دیتی ہیں جو کچھ اس وقت کا صاف و سلیس محاورہ اور وہی گفتگو جس کا استعمال موجودہ دور میں کیا جاتا ہے۔ انکا ہر مصرعہ لاجواب اور ہر شعر منتخب ہوا کرتا ہے۔ یہاں بھی سحر البیان کی عبارت صاف پاکیزہ اور بامحاورہ ہے۔ بیان شوخ اور دل پذیر ہے۔ دراصل میر حسن کی جادو بیانی اور سحر طرازی نے قصے کو واقعی سحر البیان بنا دیا ہے۔ درحقیقت سحر البیان کی سب سے بڑی خصوصیت اس کا طرز بیان ہی ہے۔ سحر البیان کا اسلوب ایسا ہے جیسا باغ و بہار کی نثر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے بیشتر اشعار عوامی مقبولیت کے حامل ہیں۔

اسی طرح سحر البیان کی زبان رواں، صاف اور سلیس ہے۔ اس سے زیادہ صاف اور رواں زبان بہت کم مثنویوں میں پائی جاتی ہے۔ میر حسن کی زبان عام بول چال کی زبان ہے جو نظم میں استعمال ہونے کے باوجود نثر سے قریب ہے اور نثر سے قریب ہوتے ہوئے بھی اس میں شاعری موجود ہے۔ وہ ایسے الفاظ اور الفاظ کی ایسی ترکیب استعمال کرتے ہیں جن سے لفظ و معنی کا رشتہ قائم ہو اور روانی میں بھی اضافہ ہو۔ الفاظ سے بیان میں ایسے رنگ بھرتے ہیں جو فطری بھی ہوں اور دلکش بھی۔ اس لیے وہ موقع محل کے مطابق زبان استعمال کرتے ہیں۔

خفا زندگانی سے ہونے لگی ۝ بہانے سے جا جاکے سونے لگی
نہ انگلا سا ہنسنا نہ وہ بولنا ۝ نہ کھانا نہ پینا نہ لب کھولنا

اس مثنوی میں میر حسن نے برمحل محاورات کا استعمال کیا ہے جس سے معنویت میں اضافہ ہو گیا ہے ع

سدا عیش دوراں دکھاتا نہیں ۝ گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں
برس پندرہ یا کہ سولہ کا سن ۝ مرادوں کی راتیں جوانی کے دن

میر حسن کے استعارے اور تشبیہیں دلکش ہونے کے ساتھ ساتھ سادہ بھی ہوتی ہیں۔ انھوں نے اپنی بیشتر تشبیہات فطری مناظر جیسے صبح و شام کے مناظر، شفق کی رنگینیوں، شام کے دھندلکوں، چاند اور سورج اور تاروں کے مختلف روپ اور شبنم کے قطروں سے تراشی ہیں۔ جیسے ع

وہ دانتوں کی مسی وہ گل برگ تر ۝ شفق میں عیاں جیسے شام و سحر

میر حسن کے اسلوب کی ایک خاص بات یہ بھی ہے کہ وہ جس طبقے کا ذکر کرتے ہیں اسی کی زبان استعمال کرتے ہیں جس سے ہر کردار کی تصویر ابھر کر سامنے آجاتی ہے۔ اس کے علاوہ میر حسن نے کہیں کہیں طنز کے نمونے بھی پیش کیے ہیں جو لطف دیتے ہیں۔

مذکورہ مباحث کی روشنی میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ "سحر البیان" کی اہمیت قصے کی وجہ سے نہیں بلکہ اس کے اسلوب کی وجہ سے ہے۔

⑤

DR. MD. ZEYAUR RAHMAN,
Associate Professor,
Deptt. of Urdu, S. Sinha College, Aurangabad
Course: B.A. (Hons) Part-III, Paper-5th, Group-A
Title/Heading of E-Content: "SEHRUL BEYAN - KA - ASLOOB"
Whatsapp No. 9431632576